DATE: ______ DAY: ______

اسلامیات (ٹیسٹ سیریز)

سوال ۱

نبی کریمؐ کا آخری خطبہ کس طرح انسانی حقوق کا ایک جامع ضابطہ ہے۔

① . تعارف

نبی کریمؐ فتح مکہ کے بعد اور وصال سے پہلے ایک آخری حج ادا کیا۔ جس کے موقع پر آپؐ نے جبل نور کے قریب گھوڑے پر سوار ہو کر خطبہ دیا جو خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس خطبے کو انسانی حقوق کا ایک جامع ضابطہ کہا جاتا ہے کیونکہ اس آخری خطبے میں آپؐ نے انسانی حقوق کو واضح طور پر بیان کیا اور مسلمانوں کو حقوق کی پاسداری کا حکم دیا۔ آپؐ نے اس خطبہ میں غلاموں، بیویوں، اور تمام مسلمان بھائیوں کے ایک دوسرے پر حقوق سے مسلمانوں کو مطلع کیا۔ اس کے علاوہ اپنے مسلمانوں کو مساوات کی پیروی، امانت داری اور جان و مال کی تحفظ کا حکم دیا اور باہمی جھگڑا، بے ایمانی، حق پرستی اور سود خوری کی ممانعت کی۔ اس سوال میں نبی کریمؐ کا آخری خطبہ کس طرح انسانی حقوق کا جامع ضابطہ ہے کے بارے میں تفصیلاً بیان کیا جائے گا۔

نبی کریمؐ کا آخری خطبہ: انسانی حقوق کا جامع ضابطہ

نبی کریمؐ کا آخری خطبہ انسانی حقوق کا ایک جامع ضابطہ ہے۔ آپؐ نے اپنے آخری خطبہ کے موقع پر تمام

DATE: DAY:

مسلمانوں کے حقوق کا تعین کیا اور اُنہیں ان حقوق پر عمل درآمد کرنے کی تلقین کی۔ آپؐ نے غلاموں، زوجہ و خاوند، پڑوسی، ہمسایوں، مسلمان بھائیوں کے حقوق کے تحفظ کا حکم دیا اور آپس میں صلح رحمی سے رہنے اور حق درستی سود پرستی سے باز آنے کی تلقین کی۔ کیرن آرمسٹرانگ اپنی کتاب The Prophet of our Times میں لکھتی ہیں کہ نبی کریمؐ کا آخری خطبہ تمام انسانی حقوق کا ایک جامعہ ضابطہ ہے۔

نبی کریمؐ کا آخری خطبہ کس طرح انسانی حقوق کا ایک جامع ضابطہ ہے۔

نبی کریمؐ کا آخری خطبہ مندرجہ ذیل طریقوں سے انسانی حقوق کا ایک جامع ضابطہ ہے۔

① حقوق کا تعین

نبی کریمؐ نے اپنے آخری خطبہ میں تمام مسلمانوں کے حقوق کا تعین کیا۔ آپؐ نے مسلمانوں سے زیادتی کرنے، اُن کی حق پرستی کرنے اور امانت میں خیانت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ول ڈیورنٹ اپنی کتاب The Spirit of Islam میں لکھتے ہیں کہ مغرب نے تمام انسانی حقوق حاصل کرنے کے لیے جنگیں لڑیں مگر اسلام نے یہ سارے حقوق مسلمانوں کو بغیر کسی جدوجہد کے عطا کیے اور آپؐ کا آخری خطبہ اس کی بہترین مثال ہے۔

② مسلمان بھائیوں کے حقوق

نبی کریمؐ نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق کا تعین کیا اور اُنہیں ایک

DATE: ______ DAY: ______

دوسرے کی حق پرستی سے منع فرمایا۔ مزید آپ نے تمام مسلمانوں کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم کیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ **ایک مسلمان کا خون، جان، مال دوسرے مسلمان پر حرام کر دی گئی ہے۔** اس سے مسلمان بھائیوں کے آپس حقوق کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

(4) غلاموں کے حقوق:

آپؐ نے غلاموں کے حقوق کا تعین کیا۔ اسلام کی اشاعت سے پہلے عرب میں غلاموں سے برا سلوک کیا جاتا تھا۔ انہیں کمتر سمجھا جاتا تھا اور کس ناطرمانی پر ان پر ظلم کیا جاتا تھا۔ آپؐ نے جہالت کے تمام رسموں کو ختم کیا اور غلاموں کے حقوق پر روشنی ڈالی۔ **آپؐ نے فرمایا کہ تم جو خود کھاؤ وہ ہی اپنے غلاموں کو کھلاؤ۔ جو خود پہنو وہ ہی ان کے لیے خریدو اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔**

(5) بیوی اور خاوند کے حقوق

آپؐ نے بیوی اور خاوند کے حقوق بھی بیان کیئے۔ عرب میں پہلے بیویوں کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا تھا اور انہیں صرف آرام کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر حضور پاکؐ نے مسلمانوں پر بیویوں کے حقوق واضح کر دیا۔ **آپؐ نے فرمایا کے تمہارا تمہاری بیویوں پر حق ہے اور تمہاری بیویوں کا تم پر حق ہے۔ لہٰذا ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ تم پر ان کے حقوق کی بازپرسی ہوگی۔**

DATE ____ DAY ____

جان و مال کا تحفظ

آپ نے جان و مال کی تحفظ کا حکم دیا ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کی جان کی حفاظت کا حکم دیا اور آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے سے منع فرمایا۔ آپ نے فرمایا ایک دوسرے کی جان و مال کی حفاظت کرو اور یہ نہ ہو کہ میرے بعد تم ایک دوسرے کا خون بہاتے پھرو۔

مساوات کا قیام

آپ نے مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ کا رشتہ قائم کیا اور اُن میں برابری قائم کی۔ جہالت کے دور میں مسلمانوں کو اُن کی دولت کی بنیاد پر عزت دی جاتی تھی۔ مگر آپ نے مساوات کا حکم دیا۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ فوقیت صرف تقویٰ کی بنیاد پر حاصل ہے۔

مظالم اور آپسی جنگی کی پابندی

آپ نے ایک دوسرے پر ظلم اور آپس میں جنگ کرنے سے منع فرمایا اور آپس میں صلح رحمی رکھنے کا حکم دیا ہے۔ مظالم اور آپسی جنگی جہالت کے دور کی روایات میں سے ایک ہے۔ اور آپ نے جہالت کی روایت کو ختم کر دیا اور

DATE: DAY:

ایک نیا دین جس کی بنیاد امن پر ہے۔ اس کا تعارف کروایا۔ آپ نے فرمایا کہ میں جہالت کے تمام رسوموں کو اپنے پیروں تلے روندتا ہوں

ڈاکٹر اسرار احمد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ؐ کا آخری خطبہ صرف امن اور بقا کی جادہ کا پیغام دیتا ہے۔

اامانت داری اور حق پرستی کا سبق

آپ ؐ نے امانت داری کا حکم دیا اور حق پرستی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا امانتیں اُن کے اہل داروں کو لٹاؤ اور اُن میں خیانت نہ کرو۔ اور ایک دوسرے کے حقوق کا تحفظ کرو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں انسانی حقوق کی بہت اہمیت ہے اور اُن حقوق کی پاسداری نہ کرنے والوں کے بارے میں سزا کا حکم ہے۔

اور امانتیں اُن کے اہل داروں کو واپس لٹادو۔

(القرآن)

تنقیدی جائزہ

حضور پاک ؐ کا آخری خطبہ اسلام حقوق کا منشور ہے۔ ان حقوق کا تحفظ ایک اسلامی ریاست اور معاشرے پر فرض ہے۔ آج کی مسلم اُمہ حضور ؐ کے آخری خطبہ میں بیان کردہ انسانی حقوق کی پیروی کرکے اپنے مسائل سے نجات حاصل کر سکتی ہے۔

خلاصہ

حضور پاک ؐ کا آخری خطبہ انسانی حقوق کی پاسداری کا حکم دیتا ہے اس میں تمام

DATE: DAY:

لوگوں کے بنیادی حقوق بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اور ان حقوق کا تحفظ کرنا تمام مسلمانوں پر لازم قرار دیا گیا ہے۔

سوال 2۔

خلافتِ راشدہ کیا ہے۔ واضح کریں کہ ان کا نظامِ حکومت کس طرح مثالی تھا۔

تعارف:۔

خلافتِ راشدہ کا دور حضور ﷺ کے وصال کے بعد شروع ہوتا ہے۔ جس میں عظیم خلفاء نے اسلامی ریاست پر حکومت کی اور ایک ایسا ریاستی نظام کا قیام کیا جس پر آج مسلمانوں اور غیر مسلموں کی ریاست کا قیام ہے۔ خلافتِ راشدہ کے دور کو مثالی دور کہا جاتا ہے کیونکہ اس دور میں امن و امان اور انصاف کا بول بالا تھا۔ اس کے علاوہ اسلام کی اشاعت اپنی سربلندیوں پر پہنچ گئی۔ خلفاء راشدین نے اپنے دور میں ایسی اصلاحات پیش کی جس سے معاشرہ ترقی کر گیا اور مسلمانوں کی معاشی حالت میں مزید بہتری آئی۔ اس کے علاوہ انسانی حقوق کی پاسداری ہوئی جو جدید سیاسی اداروں کی تشکیل ہوئی اور اسلامی ریاست کا دفاعی نظام مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔

خلافتِ راشدہ کی تعریف:

خلافت سے مراد خلیفہ کا دور جب کہ راشدہ
کا لغوی معنی بہترین کے ہیں۔ خلافتِ راشدہ
سے مراد عظیم خلیفہ کا دور ہے۔ ایسی خلیفہ
جنہوں نے اسلام کی اشاعت و سربلندی
میں اہم کردار ادا کیا اور حضور ﷺ کے
ساتھ شانہ بشانہ چلتے رہیں۔ ان کے
دور کو مثالی دور اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ
اس دور میں اسلام اپنی سربلندیوں پر تھا۔
جبکہ مسلمانوں کی معاشی، سیاسی حالت
باقی تمام مذاہب کے لوگوں سے بہتر
تھی۔ ویل ڈیورنٹ نے اپنی کتاب
میں Spirit of Islam خلفاء کے دور کو
بہترین دور کہا ہے۔

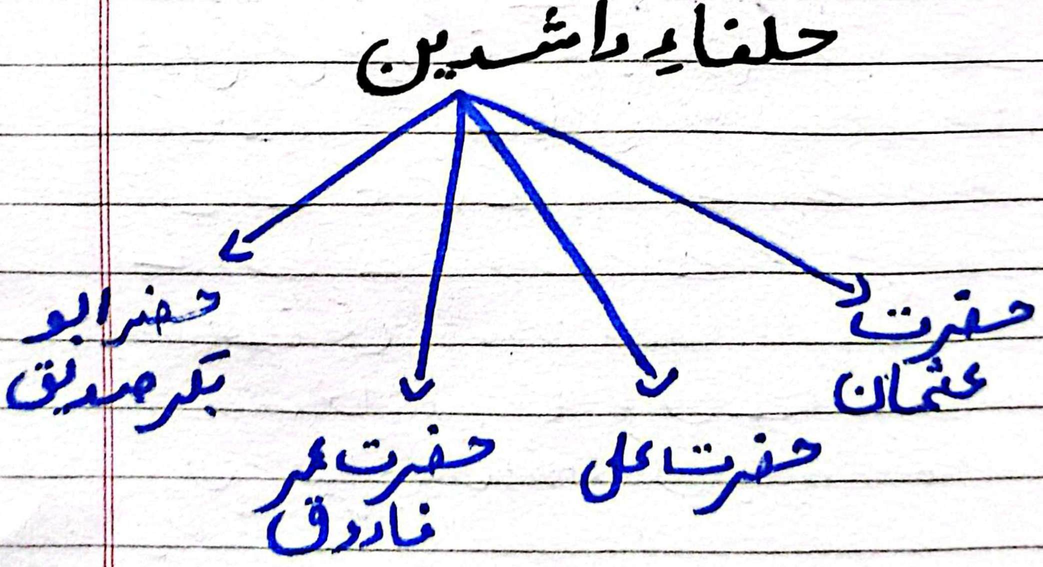

خلفاء راشدین کا دور: ایک مثالی دور۔

خلفاء راشدین کے دور کو ایک

DATE:______ DAY:______

مثالی دور مختلف وجوہات کی بنا پر کہا جاتا ہے

عدل و انصاف کا قیام:

خلفاء راشدین کے دور میں عدل و انصاف کا بہترین نظام قائم کیا گیا۔ اس نظام کے تحت غیر سیاسی قاضی کی تقرریاں کی گئیں اور اسے اسلامی ریاست کے ہر حصوں میں منتقل کیا گیا تاکہ وہ انصاف کا قیام کر سکے۔ اور لوگوں کے حقوق کا تحفظ کر سکے۔ اسلام کے انصاف کے دائرے میں امیر غریب حالانکہ خلفاء راشدین خود بھی شامل تھے۔ **ایک مرتبہ** حضرت علیؓ کی زرہ گم ہو گئی اور آپ نے ایک یہودی کے پاس وہ زرہ دیکھی تو آپ اسے قاضی کے پاس لے کر گئے اور قاضی نے آپ سے ثبوت مانگے مگر ثبوت نہ ہونے کی صورت میں آپ نے اپنا مقدمہ واپس لیا۔ اس سے اسلامی دور میں حکمرانی قانون کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

معاشی ترقی:

خلفاء راشدین کے دور میں اسلامی ریاست نے خوب معاشی ترقی کی۔ خلفاء نے بہترین زراعتی اصلاحات تشکیل

دی جن کے زیر اثر زراعت کی پیداوار
میں اضافہ ہوا۔ حضرت عمر فاروق رض
نے ایک ادارہ بیت المال کی تشکیل دی
جس میں ٹیکس کا پیسہ جمع کیا جاتا اور
اس رقم کو فلاحی کاموں میں استعمال
کیا جاتا۔ اے۔ بی۔ میلر لکھتے ہیں کہ
**اسلامی خلیفہ عمرؓ کا دور معاشی ترقی
اور نئی معاشی اصلاحات کا دور تھا جن
کی پیروی کرکے کسی بھی ریاست میں
معاشی بحران کو کم کیا جا سکتا ہے۔**

انسانی حقوق کی پاسداری

نبی کریم ﷺ نے جو حقوق حجۃ الوداع کے موقع
پر بیان کیے تمام خلفاء نے اُن تمام حقوق
کی پاسداری کی بہترین کوشش کی۔
آپ نے تمام لوگوں کی جان و مال کی حفاظت
کے لیے پولیس کا ادارہ تشکیل دیا جو
کہ تمام علاقوں میں پیٹرولنگ کرتے انسانی
حقوق کی پاسداری کرتے۔ حضرت عمر رض
رات کے وقت خود عام لباس پہن کر گشت
کرتے اور دیکھتے کہ کہیں کسی انسانوں کے
حقوق کی خلاف ورزی اور ظلم تو نہیں ہو رہا۔
ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رض گشت
کر رہے تھے تو ایک ضعیف یہودی پر نظر
پڑی جو بھیک مانگ رہا تھا۔ آپ رض نے
اس کے لیے بیت المال کی رقم سے وظیفہ
طے کیا اور اس کی مدد فرمائی۔

DATE: DAY:

جدید اسلامی سیاسی نظام کی بنیاد

خلفاء کے دور میں جدید اسلامی سیاسی نظام کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے تحت تمام ریاستی معاملات کو باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے مجلس شوریٰ کا آغاز کیا اور حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں اسے فروغ ملا۔ حضرت عمر تمام معاملات میں تمام لوگوں سے مشورہ کرتے جس میں عورتوں کی بھی شمولیت ہوتی۔ جبکہ اہم انتظامی معاملات میں ایک خاص مجلس شوریٰ کا قیام کیا جس میں ریاست کے قابل فہم و عقلمند لوگ شامل تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ نے حق مہر کی رقم متعین کرنے کا سوچا مگر ایک عورت نے رائے دی کہ اے عمرؓ حضرت محمد ﷺ نے یہ رقم مقرر نہیں کی تو آپ بھی نہ کریں۔ حضرت عمر نے اس رائے کو تسلیم کیا۔

مضبوط دفاعی نظام

خلفاء کے دور میں اسلامی ریاست کی دفاع کے لیے ایک مضبوط دفاع نظام بنایا گیا۔ اس دفاعی نظام کے مطابق ریاست میں کئی جگہ فوجی چھاؤنیاں بنائی گئی۔

ریاست میں بہترین لوگوں کو فوج میں بھرتی
کیا گیا ان لوگوں کے لیے سالانہ تنخواہیں،
خاندان کے لیے وظائف مقرر کیے گئے اور
ان کی تعداد اسلامی ریاست کے پھیلاؤ کے
مطابق بڑھائی گئی۔ امام غزالی سے روایت
ہے کہ حضرت عمرؓ کے دور میں مسلمانوں کا
دفاعی نظام اس وقت کی تمام ریاستوں
سے زیادہ مضبوط تھا۔

اہم ریاستی اداروں کی تشکیل:

خلفاء کے دور میں اہم ریاستی اداروں کی
تشکیل کی گئی جو ادارے موجودہ دور کی ریاست
میں پائے جاتے ہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ
نے فوجی ادارہ، پولیس کا ادارہ، عدالتی
ادارہ، مدرسے، نیم حکومتی اداروں کی
تشکیل کی۔ ان اداروں کی بنا پر مسلمانوں
میں علم کی اشاعت ہوئی۔ اور ایک بہترین
معاشی، سیاسی، اور عدالتی نظام
عمل میں آیا

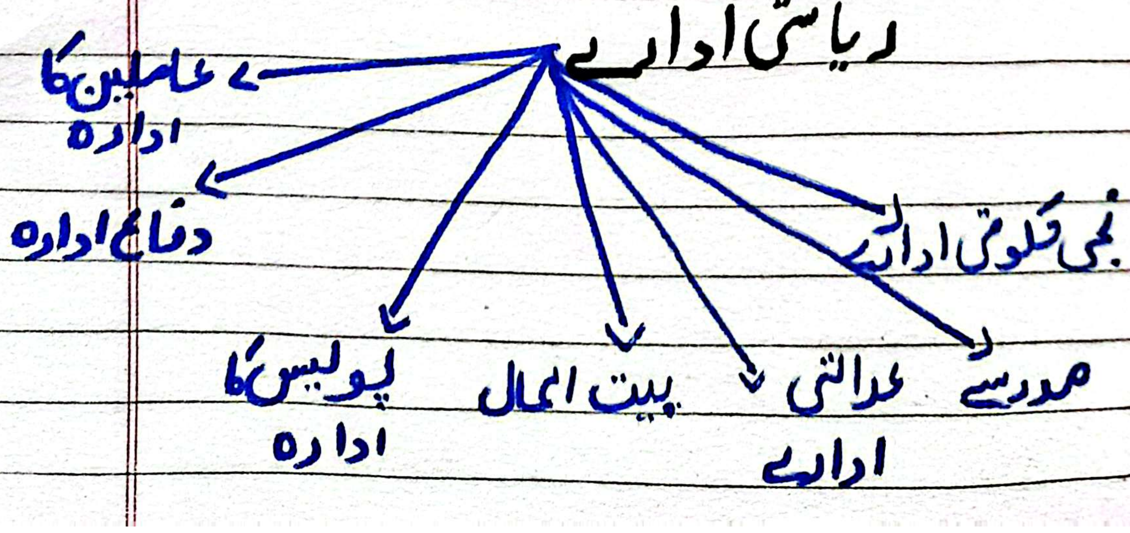

DATE: DAY:

اسلام کی اشاعت و سربلندی

خلفاء کے دور میں اسلام کو خوب اشاعت و سربلندی ملی۔ اسلام تمام دنیا میں پھیلا اور لاکھوں کی تعداد میں لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ **امام بخاری خلفاء کے دور کو اسلام کی بلندی کا دور کہتے ہیں۔**

خلاصہ

خلفاء راشدین کے دور کو ایک بہترین دور کہا جاتا ہے کیونکہ اس دور میں اسلام کا بول بالا ہوا۔ نیا سیاسی اور گورنمنٹ کا نظام قیام میں آیا۔ مسلمانوں کی حکمرانی ہوئی۔ مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ ہوا۔ اس کے علاوہ نئے سیاسی ادارے جیسے عدلیہ، پولیس، بیت المال، اور فوجی ادارے قائم کیے گئے۔